روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعہ 22۔ اپریل 2016ء 14 رجب 1437 ہجری 22 شہادت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 92

478

عزت و ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تُو کہہ اے اللہ! جو سلطنت کا مالک ہے تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت لے لیتا ہے، جسے چاہتا ہے غلبہ بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے، سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تو یقیناً ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور بے جان سے جاندار نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

(آل عمران:28,27)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا میں کیا کروں کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں، کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔‘‘

’’الٰہ کہتے ہیں معبود، مقصود، مطلوب کو۔ کہ...... یہی سچی توحید ہے کہ ہر مدح و ستائش کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی کو ٹھہرایا جاوے۔

’’اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں، تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔ پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے۔...... جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ تو پکارتی ہے لیکن اس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رو بدنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔‘‘ (ڈائری حضرت مسیح موعود 25 دسمبر 1897ء)

’’دعا کے لئے رقت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتباع سنت ضروری ہے مگر تلاش رقت بھی اتباع سنت ہے۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تا کہ دعا میں جوش پیدا ہو...... مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہئے مگر حقیقت کو پاؤ۔ ہاں جس کو زبان عربی سے موافقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے۔‘‘

’’نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہو سکتا۔‘‘

’’دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔‘‘

’’سب زبانیں خدا نے بنائی ہیں۔ چاہئے کہ اپنی زبان میں جس کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ نماز کے اندر دعائیں مانگے، کیونکہ اس کا اثر دل پر پڑتا ہے تا کہ عاجزی اور خشوع پیدا ہو۔ کلام الٰہی کو ضرور عربی میں پڑھو اور اس کے معنی یاد رکھو اور دعا بیشک اپنی زبان میں مانگو۔...... دعا کا وقت نماز ہے۔ نماز میں بہت دعائیں مانگو۔‘‘

’’یہ بھی یاد رکھو دعا اپنی زبان میں بھی کر سکتے ہو بلکہ چاہئے کہ مسنون ادعیہ کے بعد اپنی زبان میں آدمی دعا کرے کیونکہ اس زبان میں وہ پورے طور پر اپنے خیالات اور حالات کا اظہار کر سکتا ہے اس زبان میں وہ قادر ہوتا ہے۔‘‘

(الفضل 21 جنوری 2016ء)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 130 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم و بیش 25 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

دعا کی خصوصی درخواست

روزنامہ الفضل کے پرنٹر اور پبلشر مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب وڑائچ 30 مارچ 2015ء سے ماہنامہ انصاراللہ کے حوالہ سے ایک جھوٹے مقدمہ میں گرفتار ہیں۔ احباب کرام سے تمام اسیران راہ مولا اور مقدمات میں ملوث تمام افراد کی باعزت رہائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

I.

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

خطبہ جمعہ 4مارچ2016ء

س:حضورانور نے خطبہ جمعہ کا عنوان کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! گزشتہ کچھ عرصہ میں بعض جمعوں کے خطبات میں، میں نے بعض کہاوتیں، حکایتیں یا بعض کہانیاں جوسبق آموز ہیں جوحضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بیان فرمائیں، بیان کیں۔سوان روایتوں کوآج بیان کروں گا۔

س:حضرت مسیح موعود نے مالن کی مثال سے جماعت کوکیانصیحت فرمائی؟

ج:فرمایا! حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودایک مالن کی مثال بیان فرمایا کرتے تھے۔کہ اس کی دولڑکیاں تھیں ایک کمہاروں کے گھر بیاہی ہوئی تھی دوسری مالیوں کے ہاں۔ جب کبھی بادل آتا تو وہ عورت دیوانہ وارگھبرائی ہوئی پھرتی تھی۔اور کہتی کہ اگر بارش ہوگئی تو کمہارن کے برتن خراب ہوجائیں گے اگر نہ ہوئی تو مالیوں کی سبزی کا نقصان ہوگا۔ بظاہر تو یہ ہلکی پھلکی بات ہے حضرت مسیح موعود نے یہ مثال اس ضمن میں بیان فرمائی کہ قادیان کے دوآدمیوں کا آپس میں اختلاف ہوگیا اور ایک دوسرے پر سرکاری عدالت میں نالش کر دی۔پھر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کیلئے کہنے آجاتا حضرت مسیح موعودفرماتے تھے کہ دونوں میرے مرید ہیں اوران سے تعلق بھی ہے کس کیلئے دعا کروں کہ وہ ہارے اور وہ جیتے۔ میں تو یہی دعا کرتاہوں کہ جوسچاہے وہ جیت جائے۔

س:والدین کی عزت واحترام کے بارہ میں حضور انور نے کیاارشاد فرمایاہے؟

ج:فرمایا! اللہ تعالیٰ نے ایک حکم کی طرف ایک بات کی طرف ہمیں توجہ دلائی اور وہ یہ کہ والدین کا عزت واحترام کرنا چاہیئے۔سوائے دین کے معاملے یعنی خداتعالیٰ کے حکموں کے معاملے کے، والدین کی اطاعت کرنی چاہیئے ان کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔ جب دین کا معاملہ آئے تو بیشک یہ کہا جاسکتا ہے کہ میں احترام تو آپ کا کرتا ہوں لیکن کیونکہ خداتعالیٰ کا معاملہ ہےاس لئے یہ بات ماننا میرے لئے مشکل ہے میری مجبوری ہے۔

س:حضرت مسیح موعود نے والدین کی عزت واحترام کے بارہ میں کون ساواقعہ بیان فرمایا؟

ج:فرمایا!:حضرت مسیح موعود سنایا کرتے تھے کہ کسی ہندو نے بڑی تکلیف برداشت کرکے اپنے لڑکے کو بی۔اے اورایم۔اے کروایا اوراس ڈگری کوحاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی ہوگیا۔اس کا باپ اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے گیا تو کسی نے پوچھا کہ ہماری مجلس میں یہ کون بیٹھا ہواہے؟ تو ڈپٹی صاحب اس کی بات سن کر جھینپ گئے اور شرمندگی سے بچنے کے لئے کہنے لگے کہ یہ ہمارے ٹہلیا ہیں یعنی کھلانے والے ہیں۔

باپ کہنے لگا جناب میں ان کاٹہلیانہیں ان کی ماں کا ٹہلیا ہوں۔ساتھ والوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ ڈپٹی صاحب کے والد ہیں تو انہوں نے اس کو بڑی لعن طعن کی کہ اگر ہمیں پہلے بتا دیتے تو ہم اس کی مناسب تعظیم وتکریم کرتے۔

س:علم بغیرعمل کے کچھ نہیں۔اس بارہ میں حضورانور نے حضرت مسیح موعود کا کون ساواقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود سناتے تھے کہ ایک طبیب تھا جو بہت بڑاعالم تھا اس نے طب کا خوب مطالعہ کیا ہوا تھا علم حاصل کیا ہوا تھا اس نے رنجیت سنگھ کا شہرہ سنا تو دلی سے اس کے دربار میں پہنچا کہ شاید ترقی حاصل ہو۔لیکن ان کا عملی تجربہ کچھ نہیں تھا۔مہاراجہ رنجیت سنگھ سے وزیر نے اس کی سفارش کی۔رنجیت سنگھ بڑا عقل مند آدمی تھا۔وہ سمجھ گیا کہ علم بغیرعمل کے کچھ نہیں اور کہا کہ تجربے کے لئے کیا غریب رنجیت سنگھ ہی رہ گیا ہے۔بہتر ہے کہ حکیم صاحب کوانعام دے کررخصت کردیا جائے۔

س:حضرت مسیح موعود نے اخبارالحکم اور بدر کے بارہ میں کیاارشادفرمایا؟

ج:فرمایا! حضرت مسیح موعود ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ الحکم اور بدر ہمارے دو بازو ہیں۔جماعت کے دوست اس زمانے میں کثرت سے اخبارات خریدتے تھے بلکہ جو پڑھے لکھے نہیں تھے بعض دفعہ وہ بھی خریدتے تھے اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دے دیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک ذریعہ ہے۔

س:ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کے بارہ میں حضورانور نے کیاارشادفرمایاہے؟

ج:فرمایا! اپنی تربیت اور خلافت سے مضبوط تعلق کے لئے ہراحمدی کوایم ٹی اے سننے کی ضرورت ہے اس کی عادت ڈالنی چاہیئے دوسرے دعوت الی اللہ کے لئے جوایم۔ٹی۔اے اور ویب سائٹ پروگرام ہیں وہ بھی دوسروں کو بتانے چاہئیں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کے بعض دفعہ موقع ملتا ہے دیکھنے چاہئیں دوستوں کوان کا تعارف کروانا چاہیئے۔پس ہراحمدی کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ جڑنے کی کوشش کریں۔

س:ہمیں کن لوگوں سے اپنے تعلقات استوار کرنے چاہیں؟

ج:فرمایا! بعض لوگ خواہش رکھتے ہیں کہ باقاعدہ نماز پڑھنے والے ہوں لیکن پھر ایسے لوگوں کی صحبت میں چلے جاتے ہیں جوسست ہیں اور نتیجۃً خود یہ لوگ بھی سست ہوجاتے ہیں۔ یہ اثر لاشعوری طور پر پڑ رہاہوتاہے۔پس تعلقات بنانے کے لئے بھی ایسے لوگوں کو چننا چاہیئے جن کی دینی حالت اچھی ہو جو نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کرنے والے ہوں اور پابند ہوں۔ پس عمومی طور پر ہر جگہ ہی ہراحمدی کو سست لوگوں سے مناسبت رکھنے کی بجائے چست لوگوں سے active لوگوں سے جماعت کے فعال لوگوں سے مناسبت رکھنی چاہیئے ان سے تعلق رکھنا چاہیئے اور جب یہ مناسبت قائم ہوجائے اور چست لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا تو سست بھی پھر چست ہوجائیں گے۔

س: حضورانور نے ربوہ اور قادیان کے احباب کو نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کیاارشادفرمایا؟

ج:فرمایا! میں ربوہ اور قادیان کے احمدیوں کوتوجہ دلانا چاہتا ہوں جہاں تھوڑی سی جگہ پر احمدیوں کی بڑی تعداد ہے۔اسی طرح وہاں بیوت الذکر بھی تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہیں کہ بیوت الذکر کوآباد کریں۔اسی طرح بہت سے ایسے لوگ جو جماعت کے نظام کے بارے میں غلط خیالات رکھتے ہیں ان سے بھی بچنے کی کوشش کریں۔پس ربوہ کے شہریوں کواس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے جوکمزور ہیں وہ کمزوروں کا اثر لینے کی بجائے ان لوگوں کا اثر لیں جن کا جماعت سے مضبوط تعلق بھی ہے اور جو نماز میں بھی باقاعدہ ہیں۔

س:ایک شخص کے حضرت مسیح موعود سے معجزہ دکھانے کے سوال پرآپ نے کیابیان فرمایا؟

ج:فرمایا! حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک دفعہ ایک شخص آیااور کہنے لگا کہ میں معجزہ دیکھنا چاہتاہوں اگر مجھے فلاں معجزہ دکھا دیا جائے تو میں آپ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہوں۔حضرت مسیح موعود نے اسے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ مداری نہیں، وہ کوئی تماشانہیں دکھاتا بلکہ اس کا ہر کام حکمت سے پُر ہوتا ہے۔آپ یہ بتائیں کہ جومعجزے پہلے دکھائے گئے تھے ان سے آپ نے کیا فائدہ اٹھایا ہے کہ آپ کے لئے اب کوئی نیا معجزہ دکھایا جائے۔ انسانی فطرت کی کمزوری اس کوبھی ناپسند کرتی ہے بلکہ شاید اسے بدتہذیبی قرار دیتی ہے وہ جائز سمجھتی ہے کہ سستی اورغفلت میں مبتلا چلی جائے بلکہ سستی اور غفلت میں ہمیشہ پڑی رہے اور کوئی اس سے اتنا بھی سوال نہ کرے کہ اس نے اپنی ذمہ داری کوکس حد تک ادا کیا ہے ہاں جب وہ کوئی تماشا دیکھنا چاہے اس وقت وہ تماشا ضرور دکھا دیا جائے یہ انسان کی فطرت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان بیہودہ مطالبوں کوکوئی اہمیت نہیں دیتا اور نہ اس کے انبیاء دیتے ہیں۔ بے شمار نشانات ہیں اگر ماننا ہوتو نیک فطرتوں کے لئے وہی کافی ہوتے ہیں۔

س:حضرت مصلح موعود نے فقیر کی مثال سے جماعتی کام کرنے والوں کوکیانصیحت فرمائی؟

ج:فرمایا! حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک فقیر تھا جو اکثر اس کمرے کے سامنے جہاں پہلے محاسب کا دفتر تھا بیٹھا کرتا تھا جب اسے کوئی آدمی آتا ہوا نظر آتا تو کہتا کہ ایک روپیہ دے دو پھر کہتا اٹھنی ہی سہی پھر کہتا چونی ہی سہی جب اس کے مقابلے پر آجاتا تو کہتا دو آنے ہی دے دو جب اس کے پاس سے گزر کر دو قدم آگے چلا جاتا تو کہتا ایک آنہ ہی سہی جب کچھ اور آگے چلا جاتا تو کہتا ایک پیسہ ہی دے دے پھر کہتا دھیلہ ہی سہی۔پھر کہتا کہ پکوڑا ہی دے دو آخر پر کہتا مرچ ہی دے دو۔ وہ روپے سے شروع کرتا اور مرچ پرختم کرتا اسی طرح کام کرنے والوں کوبھی یہی سمجھنا چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ تو ہمارے ہاتھ آجائے اگر پہلی دفعہ سومیں سے ایک کی طرف توجہ کرے گا تو اگلی دفعہ دو ہوجائیں گے اس سے اگلی دفعہ چار ہو جائیں گے اوراس طرح آہستہ آہستہ بڑھتے جائیں گے۔پس کام کرواور پھر نتیجہ دیکھو۔جب دنیوی کام بے نتیجہ نہیں ہوتے تو کس طرح سمجھ لیا جائے کہ اخلاقی اور روحانی کام بغیر نتیجہ کے ہوسکتے ہیں لیکن جن کے من ٹھیک نہ ہوں وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو کام کرتے ہیں لیکن نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کہنے سے ان کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہم نے تو اپنی طرف سے پوری محنت کی تھی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم سے دشمنی نکال لی۔ یہ کہنا کس قدر حماقت اور بیوقوفی ہے۔گویا اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کردیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو کام ہم کرتے ہیں اس کا کوئی نہ کوئی نتیجہ مرتب ہوتا ہے لیکن اچھے یا برے نتیجہ کا دارومدار ہمارے اپنے کام پر ہوتا ہے۔

س: قبولیت دعا کے لئے کیا ضروری ہے؟

ج:فرمایا! حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودفرمایا کرتے تھے کہ گداگر دو قسم کے ہوتے ہیں ایک نرگدا اور دوسرا خرگدا۔ خرگداوہ ہوتا ہے جو کسی کے دروازے پر جاکر آواز دیتا ہے کہ کچھ دو اگر کسی نے کچھ ڈال دیا تو لے لیا نہیں تو دو تین آوازیں دے کر آگے چلے گئے۔مگر نرگدا وہ ہوتا ہے کہ جب تک نہ ملے ٹلتا نہیں۔اس قسم کے گداگر لئے بغیر پیچھا ہی نہیں چھوڑتے اور ایسے گداگر بہت ہی تھوڑے ہوتے ہیں۔حضرت مسیح موعودفرماتے تھے کہ دعا کی قبولیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان نرگدا بنے اور مانگتا چلا جائے اور خدا کے حضور دھونی رما کر بیٹھ جائے اور ٹلے نہیں جب تک کہ خدا کا فعل یہ ثابت نہ کردے کہ اب اس کے متعلق دعا نہ کی جائے۔

س:حضورانور نے کن کی نمازہ جنازہ پڑھائی؟

ج:مکرم قمرالضیاء صاحب ولد مکرم محمد علی صاحب ساکن کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کا جو مورخہ یکم مارچ2016 کوراہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7/اپریل 2016ء کو بیت الفضل لندن میں بوقت 12 بجے دن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ آسیہ مبارکہ صاحبہ

مکرمہ آسیہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد بشیر صاحب آف کارڈف، یوکے مورخہ 4/اپریل 2016ء کو 40 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کا دو ماہ قبل دل کا کامیاب آپریشن ہوا تھا۔ ایک ہفتہ قبل آپ کو سانس کی تکلیف ہوگئی اور ڈاکٹرز نے آپریشن تجویز کیا لیکن اس سے قبل ہی اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ مرحومہ 2013ء میں ربوہ سے یوکے آئیں۔ ربوہ اور کارڈف میں بطور سیکرٹری خدمت خلق جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مرحومہ کا خلافت اور جماعت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا اور آپ ہمیشہ خدمت کیلئے تیار رہتی تھیں۔ نظام جماعت کی ہر طرح پابندی اور پاسداری کرتیں۔ مرحومہ بہت نیک، نماز روزہ کی پابند خاتون تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ خلیق النساء صاحبہ

مکرمہ خلیق النساء صاحبہ اہلیہ مکرم محمد مجید صاحب سلیچہ آف کانپور، حال قادیان مورخہ 29 فروری 2016ء کو 90 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے قادیان میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کے خاوند مکرم محمد مجید صاحب سلیچہ مرحوم نے 1952ء میں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ قادیان آ کر بیعت کی تھی۔ بیعت کے بعد مخالفین نے مرحومہ پر بہت دباؤ ڈالا کہ تمہارا نکاح ٹوٹ گیا ہے تم اپنی بچیوں کو لے کر اپنے خاوند سے علیحدہ ہو جاؤ لیکن مرحومہ نے استقامت دکھائی اور راتوں کو جاگ جاگ کر دعائیں کرتی رہیں۔ بالآخر خدا تعالیٰ نے آپ پر بھی حق کھول دیا اور آپ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوگئیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود اور خلفاء کرام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتیں اور چندہ جات کی بروقت ادائیگی کے علاوہ صدقہ وخیرات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں سات بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ شمیم بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم منظور احمد سوز صاحب مرحوم سابق ناظر تعلیم قادیان) نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی ہیڈ مسٹریس کے عہدہ سے ریٹائر ہوئی ہیں۔

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد کاہلوں صاحب دارالیمن وسطی حمد ربوہ مورخہ یکم جنوری 2016ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، مہمان نواز، ملنسار، غریب پرور، بہت بہادر اور نڈر خاتون تھیں۔ خطبات جمعہ باقاعدگی سے سنتیں اور جماعتی رسائل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتی تھیں۔ نو سال تک بطور صدر لجنہ ٹھرومنڈی ضلع سیالکوٹ خدمت کی توفیق ملی۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ وفات سے چند روز قبل سیکرٹری مال کو گھر بلا کر وصیت کا حساب مکمل ادا کرنے کے بعد اضافی چندہ بھی دیا۔ مرحومہ حضرت چوہدری فتح دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم رحمت علی ظہور صاحب آف شالا مار ٹاؤن لاہور مورخہ 26 مارچ 2016ء کو بعمر 68 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ نمازوں کی پابند اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرنے والی نیک اور رحمدل خاتون تھیں۔ آپ نے بہت ساری دعائیں زبانی یاد کر رکھی تھیں۔ طبیعت میں انتہائی سادگی تھی۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرتیں۔ محلے کے احمدی اور غیر از جماعت بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ خلافت سے بہت لگاؤ تھا اور حضور انور کا خطبہ جمعہ بہت اہتمام سے سنتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم مبشر احمد جاوید صاحب

مکرم مبشر احمد جاوید صاحب آف ملتان مورخہ 23 فروری 2016ء کو بعمر 59 سال حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ مرحوم گزشتہ 18 سال سے بطور خادم بیت السلام خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ انتہائی فرض شناس اور نڈر احمدی تھے۔ ہردم چوکس اور ہوشیار نظر آتے تھے۔ مرحوم نے ایک جماعتی کیس میں تین ماہ تک جیل میں قید و بند کی صعوبت بھی برداشت کی۔ مرحوم کو خدمت دین کا جنون کی حد تک شوق تھا اور آپ دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ مرحوم بہت فراخ دل اور ہمدرد انسان تھے۔ دوسروں کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ بڑے اخلاص سے اپنے مرحوم بھائی کے بچوں کی دیکھ بھال اور ان کے تمام اخراجات اور کفالت کی ذمہ داری نبھاتے رہے۔

مکرم خلیل الرحمٰن صاحب

مکرم خلیل الرحمٰن صاحب ابن مکرم انیس الرحمٰن صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 27 مارچ 2016ء کو ایک حادثہ کے باعث 38 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم دارالصناعۃ میں کام کرتے تھے۔ ڈیوٹی پر جا رہے تھے کہ ایک ٹریفک حادثہ میں موقعہ پر ہی وفات پا گئے۔ مرحوم نہایت خاموش طبیعت اور نرم مزاج کے مالک انسان تھے۔ کبھی کسی سے تلخ بات نہ کرتے اور ہمیشہ سب سے مسکراہٹ کے ساتھ ملتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم منظور احمد خان رند صاحب نصرت آباد ربوہ کی آنکھ کا اپریشن الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں متوقع ہے۔ ایک آنکھ کی بینائی ایک آپریشن کے دوران ختم ہوگئی ہے۔ یہ آپریشن مزید پیچیدگیوں سے بچنے کیلئے کیا جارہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ دے نیز جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم نصرت منور صاحب سیکرٹری مال دارالعلوم جنوبی احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم مصطفیٰ بیگ صاحب حال امریکہ عارضہ قلب میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ دل کے تین والو بند ہیں اور دل کمزور ہوگیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز آئندہ کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد عمر قمر صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم عبدالحمید صاحب دارالرحمت غربی ربوہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی، درازی عمر اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم اشتیاق الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ سمندری ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں اور مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید مرحوم کے والد محترم مبارک احمد باجوہ صاحب مورخہ 6۔اپریل 2016ء کو ہالینڈ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 9۔اپریل کو ہالینڈ میں ہی مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم حضرت مولوی احمد یار صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور حضرت مہتاب بی بی صاحبہ رفیقہ حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ مرحوم مکرم علم دین صاحب جو کہ 1947ء میں قادیان میں شہید ہوئے تھے کے داماد اور مکرم مولانا جلال الدین قمر صاحب مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کے بہنوئی تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیگمات مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ، مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ، دو بیٹے مکرم عبدالرؤف باجوہ صاحب، مکرم عبدالودود باجوہ صاحب، چھ بیٹیاں مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ، مکرمہ آنسہ سعادت صاحبہ، مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ، مکرمہ امۃ القیوم مظفر صاحبہ، مکرمہ زیب النساء مبشر صاحبہ، مکرمہ فوزیہ صاحبہ اور برادر خورد مکرم ماسٹر نصرت احمد صاحب سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور صدر مجلس انصاراللہ ہالینڈ اور قاضی سلسلہ ہالینڈ کے طور پر خدمات کی توفیق پائی۔ اپنے بڑے بیٹے مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب کی شہادت پر بڑے صبر کا مظاہرہ کیا۔ پیرانہ سالی اور خرابی صحت کے باوجود پاکستان آنے کی کوشش کی مگر نہ آسکے ہر ایک کو صبر اور راضی برضا رہنے کی تلقین کی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ قریبی تعلق تھا۔ نیز خلافت احمدیہ کے ساتھ بہت اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل اینڈ کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
فون دکان: 047-6215747
میاں غلام مرتضیٰ محمود
رہائش: 047-6211649